



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں :
۱- کسی سے وضو کروانے پر قادر شخص تیمم کر کے نماز ادا کرتا رہا، اس کی نمازیں ہوگی ؟

۲- تیمم کرنے والا نجاست کیسے دور کرے ؟ کیڑے یا بدن سے ؟

بمحرمت : مفتی راشد رڈسکوی صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

۱- واضح رہے کہ کسی سے وضو کروانے پر قادر شخص کو اگر خادم میسر ہو یا ایسا کوئی معاون کہ ہر مطلب کرنے پر وہ اس کے ساتھ تعاون کرتا، تو اس طرح کا شخص وضو پر قادر شمار ہوگا، اس پر وضو کرنا لازم ہے اور اس کا تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ وہ نمازیں جو اس نے تیمم سے ادا کی ہیں ان کا اعادہ کرے گا۔

۲- تیمم کرنے والا پانی یا اس کے متبادل پاک چیز کے ذریعے سے اپنے جسم یا کپڑوں سے نجاست دور کرے، اگر کسی بھی طریقے سے وہ نجاست دور کرنے پر قادر نہ ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرے۔

لما فیہ الہندیۃ :

«أولئك لايجز من يوضئه ولايقدر بنفسه، فإن وجد خادماً

أو ما يستأجر به أجيراً، أو عنده من لو استعان به أمانه، فعلى

ظاهر المذهب : أنه لايتيمم، لأنه قادر، كذا في فتح (القدير)»

(كتاب الطهارة، الباب الرابع، في التيمم، ۱/۱۸۰، ط : دار الفکر)

ولما قال في الدر المختار مع الرد :

«أولم يجز من يوضئه فإن وجد ولو بأجر مثل، وله ذلك

لايتيمم في ظاهر المذهب كما في البحر، قوله : (كما في البحر)

حاصل مانيه أنه إن وجد خادماً : أي من تلزمه طاعته كعبده

وولده وأجيره لايتيمم اتفاقاً، وإن وجد غيره ممن لو استعان

به أمانه ولو زوجته، فظاهر المذهب أنه لايتيمم أيضاً بـ«أخلاق»

(كتاب الطهارة، باب التيمم، ۱/۴۴۳، ط : رشدييہ)

